12451 ـ عورتوں کی امام کہاں کھڑی ہو گی، اور گھر میں عورت کی نماز کی افضلیت

سوال

باوجود اس کے کہ گھر میں عورت کی نماز افضل ہے اگر وہ بھی گھر یا مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے تو کیا اسے بھی مرد کی طرح وہی اجرو ثواب حاصل ہو گا، اور کیا اگر وہ گھر میں انفرادی نماز ادا کرتی ہے تو ستائیس درجہ ثواب حاصل ہو گا؟
نماز میں عورت باقی عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے اس کی کیا دلیل ہے، اس طرح کہ وہ اسی صف میں کھڑی ہو گی نہ کہ مردوں کی طرح صف کے آگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ سوال دو شقوں پر مشتمل ہے:

پہلی شق:

گھر میں عورت کی نماز کی افضلیت:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورت کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا افضل ہے، چاہے کوئی بھی جگہ ہو مکہ یا کوئی اور علاقہ، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" اللہ کی بندیوں کو اللہ تعالی کی مساجد میں نماز ادا کرنے سے مت روکو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

آپ نے یہ فرمان مدینہ میں جاری کیا تھا، حالانکہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا بہت زیادہ افضل ہے، اور اس لیے بھی کہ عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا زیادہ پردے کا باعث اور فتنہ و فساد سے دور ہے، وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرے تو یہ زیادہ بہتر اور اولی ہے"

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (1 / 207).

اور مزيد تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (3457) كے جواب كا مطالعہ كريں.

نماز باجماعت ميں اجروثواب كى زيادتى مردوں كے ساتھ خاص ہے، اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك عورت سے فرمايا تھا:

" مجھے علم ہے كہ تم ميرے ساتھ نماز ادا كرنا پسند كرتى ہو..... اور تيرى تيرے گھر ميں نماز ادا كرنا تيرا اپنى قوم كى مسجد ميں نماز ادا كرنے سے بہتر ہے .... "

مسند احمد مسند باقى الانصار حديث نمبر (25842) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الترغيب و الترھيب حديث نمبر (337) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

دوسرى شق:

اگر عورت امامت كروائے تو وہ عورتوں كے درميان كھڑى ہوگى اس كى دليل:

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اسى طرح عورتوں كى امامت كروانے والى كے ليے ہر حالت ميں عورتوں كے درميان كھڑا ہونا مسنون ہے، كيونكہ وہ سب كى سب پردہ ہيں.

ديكھيں: المغنى (1 / 347).

اور امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" سنت يہ ہے كہ عورت كى امام كروانے و الى ان كے وسط اور درميان ميں كھڑى ہو گى، اس كى دليل عائشہ اور ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ہے كہ انہوں نے عورتوں كى امامت كروائى اور وہ ان كے وسط ميں كھڑى ہوئيں "

ديكھيں: المجموع شرح المھذب (4 / 192).

اور " اگر عورتيں نماز باجماعت ادا كريں تو ان كى امام عورت ان كے وسط ميں كھڑى ہو گى، كيونكہ اس ميں زيادہ ستر اور پردہ ہے، اور پھر عورت سے تو بقدر استطاعت پردہ اور ستر مطلوب ہے، اور يہ معلوم ہے كہ عورت كا عورتوں كے درميان كھڑا ہونا ان كے سامنے كھڑا ہونے سے زيادہ پردہ اور ستر ہے اس كى دليل عائشہ اور ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ہے:

" وہ دونوں جب امامت کرواتیں تو ان کی صف میں کھڑی ہوتیں "

یہ صحابیہ کا فعل ہے، جب اس کی مخالفت میں کوئی نص نہیں تو صحیح یہی ہے کہ یہ حجب ہے، اور عورت ایك عورت کے ساتھ ہو تو وہ ایك مرد کے ساتھ کھڑا ہونے کی طرح ہی عورت کے پہلو میں کھڑی ہو گی "

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (4 / 387).

واللہ اعلم .